خبرنامہ مئی ۱۹۹۶ء

صرف احباب جماعت کے لئے

○ حضرت ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب

حضرت امیر کی صحت بدستور کمزور ہے۔ لیکن خدا کے خاص فضل و کرم سے اور احباب کی پر خلوص دعاؤں سے آپ روزانہ کی معمولات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نماز عصر کے بعد سیر فرماتے ہیں اور احباب سے ملاقات فرماتے ہیں۔ حضرت کی طبیعت میں اس حد تک بہتری ضرور ہوئی ہے کہ اب آپ کسی سہارے کے بغیر چل پھر لیتے ہیں۔ جامع میں ویل کرسی کی بجائے خود چل کر نماز جنازہ میں شرکت فرماتے رہے۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ اپنے پیارے حضرت امیر کی صحت اور درازی عمر کے لئے اپنی پر خلوص دعاؤں کو جاری رکھیں۔

○ دعا

گذشتہ خبرنامہ میں ہم نے خبر دی تھی کہ محترم شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب کے گردے کا آپریشن ۳۰ مئی کو ہو گا۔ لیکن ان کا آپریشن ۴ جون کو ہوا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب محترم شیخ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پشاور میں محترم شریف احمد صاحب دارالسلام' لاہور میں مولوی عبدالرؤف صاحب' راولپنڈی میں بیگم خواجہ نصیراللہ صاحبہ اور بیگم نسیم حیات صاحبہ اور کچھی' ہزارہ میں محترم بزرگ عالم خاں صاحب بیمار ہیں۔ ان تمام بہنوں اور بھائیوں کی صحت کاملہ کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

○ وفات

محترم بزرگ راجہ محمد افضل صاحب بھی راہی ملک عدم ہو گئے۔

ہمارے نہایت محترم بزرگ محترم راجہ محمد افضل صاحب جو ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے جمعتہ المبارک ۳۱ مئی ۹۶ء کی شام کو انتقال فرما گئے۔ "ہم سب اللہ کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"۔ دوسرے دن ہفتہ یکم جون کو مرحوم کا جنازہ صبح ساڑھے آٹھ بجے جامع دارالسلام' لاہور میں محترم راجہ محمد بیدار صاحب نے پڑھایا۔ حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب نے بطور خاص اس میں شرکت کی۔

جامع دارالسلام' لاہور میں ناظرہ قرآن مجید' نماز باترجمہ اور بچوں کی دینی تربیت کے سلسلہ میں محترم راجہ صاحب کی بے لوث خدمات ایک یادگار حیثیت رکھتی ہیں۔ بستی دارالسلام کے آباد ہونے کے ساتھ ہی محترم راجہ صاحب مرحوم نے نہایت محنت' اخلاص اور تندہی سے بچوں کی دینی تربیت کی ذمہ داری حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی ہدایت پر شروع کی۔ اور جب تک ان کی صحت نے اجازت دی انہوں نے اس ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ ان کی ان بیش قیمت خدمات کی وجہ سے جماعت کا ہر مرد و زن اور بچہ ان کی بے حد عزت اور احترام کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مختصر حالات زندگی

محترم راجہ محمد افضل صاحب تحصیل پنڈ دادن خاں' ضلع چکوال کے گاؤں کرولی میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی۔ پھر پنجاب رجمنٹ میں ملازمت کر لی۔ پونا میں فوج کے معروف سگنل کے سکول میں تربیت حاصل کی۔ کچھ

عرصہ ملازمت کے بعد ڈیرہ غازی خاں میں بلوچ لیوی میں شمولیت اختیار کی۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد وہیں چھوٹا سا کاروبار کیا۔ یہیں ایک مناظرہ کے دوران ان کے دل میں تحریک احمدیت نے گھر کر لیا۔ کچھ عرصہ کاروبار کرنے کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں واپس آ گئے۔ ۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف تحریک کے دوران نہایت پامردی کا مظاہرہ کیا۔ احمدیت سے تعلق کے نتیجہ میں کافی عرصہ ربوہ میں رہے اور دکانداری سے گزر اوقات کرتے رہے۔ اس دوران علاقہ میں امن و امان کے سلسلہ میں اپنی دیانتداری اور دلیری کی وجہ سے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ لیکن پھر نظام خلافت کے طرز عمل سے بدظن ہو گئے۔ حسن اتفاق سے خوشاب میں حافظ مولانا شیر محمد صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ ان سے روزانہ دیر تک محفل رہتی اور احمدیت کے مسائل پر گفتگو رہتی۔

مولانا موصوف کے ساتھ ایک جلسہ سالانہ پر احمدیہ بلڈ نگس' لاہور آئے۔ یہاں لاہور جماعت کے بزرگوں کی تقاریر نے ان پر اثر کیا۔ گو لاہور آنے سے پیشتر انہوں نے اپنی بیوی سے وعدہ کیا تھا کہ صرف جلسہ میں شمولیت کی غرض سے لاہور جا رہے ہیں اور بیعت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ لیکن جب حقیقت آشکارہ ہو گئی تو فوراً" بیعت کر لی۔ کچھ عرصہ بعد محترم حافظ صاحب نے ان کے علمی ذوق شوق اور جذبہ کو دیکھ کر ان کو تبلیغ کے کام کی طرف راغب کیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ محترم راجہ صاحب نے. تبلیغی کلاس میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن مصری صاحب' حضرت مولانا عبدالحق ودیارتھی صاحب' مولانا احمد یار صاحب اور مولوی مسیح الزمان صاحب اور دیگر اساتذہ سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ راجہ صاحب مولانا عبدالرحمٰن صاحب مصری سے سب سے زیادہ متاثر تھے۔ شروع میں چنیوٹ مشن میں کام کیا۔ پھر ان کو بدو ملہی میں مبلغ مقرر کر دیا گیا۔ یہاں بچوں کے علاوہ غیر از جماعت دوکاندار بھی آپ سے ناظرہ قرآن مجید اور ترجمہ پڑھا کرتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کے کہنے پر آپ کو دارالسلام' لاہور بلا لیا گیا اور پھر یہاں انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک تعلیم و تربیت کا کام نہایت محنت اور اخلاص سے کیا جو ہر لحاظ سے قابل قدر اور قابل تحسین ہے۔

۳۰ مئی کو ہمارے نہایت محترم بزرگ ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کی بیگم صاحبہ کی اچانک دل بند ہو جانے سے وفات ہو گئی۔ مرحومہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کی نواسی تھیں۔ نہایت نیک سیرت اور خواتین کی سرگرمیوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔ ۳۱ مئی ساڑھے صبح گیارہ بجے نماز جنازہ کے بعد ان کو احمدیہ قبرستان' دارالسلام' لاہور میں سپرد خاک کیا گیا۔

۲ جون ۹۶ء کو محترم مولوی عبدالرؤف صاحب' سابق ایڈیٹر "پیغام صلح" کی بیگم صاحبہ انتقال کر گئیں۔ اسی شام بعد از نماز مغرب ان کی نماز جنازہ محترم قاضی عبدالاحد صاحب نے جامع دارالسلام' لاہور میں پڑھائی۔ حضرت امیر نے بھی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ یوم وصال حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو احمدیہ بلڈ نگس' لاہور میں ہوئی۔ اس مناسبت سے ہر سال مرکزی انجمن یوم وصال کے سلسلہ میں خصوصی تقریب کا اہتمام کرتی ہے۔ اس مرتبہ بھی جامع دارالسلام' لاہور میں یوم وصال کی تقریب کا انعقاد مقامی جماعت نے کروایا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ماسٹر عبدالسلام صاحب اور دو چھوٹی بچیاں وجیہہ جمیل اور فصیحہ جمیل نے منظوم کلام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پیش کیا۔ فیاض احمد صاحب نے ملفوظات سنائے۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر اصغر حمید صاحب نے سورہ کہف کی روشنی میں ذوالقرنین کی پیشگوئی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اعجاز احمد صاحب نے الہامات اور کشوف کے حوالے سے بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ کرنل حنیف اختر صاحب نے تحریک احمدیت کے مشن کے بارے میں مختصر تقریر کی۔ نوجوان عابد عزیز صاحب نے صبر و تحمل اور حسن سلوک کے حوالے سے بانی سلسلہ احمدیہ کے اخلاق حسنہ کی مثالیں پیش کیں۔ آخر میں احباب کی تواضع مشروبات سے کی گئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عامر

عزیز صاحب نے ادا کیئے۔

اس سے قبل ۲۳ مئی ۹۶ء کو شام ۵ بجے تنظیم خواتین احمدیہ' لاہور نے یوم وصال کے سلسلہ میں ایک خصوصی اجلاس کیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ عنبر خرم آفتاب نے ملفوظات پڑھے۔ وجیہہ جمیل اور فصیح جمیل نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق مولانا مرتضیٰ خاں صاحب کی نظم پیش کی۔ فہمیدہ ضیاء اور قدسیہ رحمان نے منظوم کلام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پیش کیا۔ محترمہ زبیدہ محمد احمد صاحبہ' آنسہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ اور آنسہ سمیرا اشرف صاحبہ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مشن اور تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ محترمہ بشریٰ علوی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کی مذہبی بلند نظری کا مختصر ذکر کیا۔ آخر میں خواتین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

۳۱ مئی بروز جمعۃ المبارک راولپنڈی جماعت نے جامع مبارک میں یوم وصال کے سلسلہ میں ایک پر رونق تقریب کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر محترم عبدالحمید صاحب' محترم میاں فاروق احمد صاحب اور دیگر احباب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دینی اور اصلاحی کارناموں پر روشنی ڈالی۔

○ فجی

احمدیہ انجمن' فجی کی سالانہ رپورٹ سال ۱۹۹۵ء پیش نظر ہے۔ اس جماعت کی سرگرمیوں کی تفصیلات ہم ان کے ماہوار خبرنامہ "خطاب" کے حوالے سے اپنے قارئین کو گاہے بہ گاہے پیش کرتے رہے ہیں۔ اس سالانہ رپورٹ میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک تو فجی ریڈیو پر صبح سویرے ۵ منٹ کا مذہبی پروگرام باقاعدگی سے پیش ہوتا ہے۔ یہ پروگرام محترم عمران ساہو خاں صاحب جو انجمن کے خازن ہیں' پیش کرتے ہیں۔ دوسرے فجی انجمن' فجی کے معروف اخبار "فجی ٹائمز" میں گاہے بہ گاہے مختلف اہم موضوعات پر مضامین اجرت پر شائع کرتی رہتی ہے۔ اس سال جون میں "حیات بعد الموت" پر اگست میں "اسلامی تعلیمات کی خصوصیات" پر اور نومبر میں "اسلام اور اس کی تعلیمات کی اصل حقیقت" کے موضوعات پر مضامین شائع ہوئے۔ اسی طرح باؤ میں چھوٹے بچوں کا سکول بند کر دیا گیا ہے۔ اس عمارت کو کانفرنس ہال میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اب نوجوان' احباب اور خواتین اپنے اجلاس اس ہال میں منعقد کر سکیں گے۔ اسی ہال میں دیگر ضروری سہولتیں بھی مہیا کی جا رہی ہیں۔

○ انڈونیشیا

انڈونیشیا جماعت کی ایک محترم شخصیت جناب امام موسیٰ صاحب کے خطوط بڑی باقاعدگی سے آتے رہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ اس نہایت مخلص اور سرگرم جماعت کی سرگرمیوں کی تفصیل کا علم ہوتا رہتا ہے۔ انہوں نے اپنے خط مورخہ ۹ مئی ۹۶ء میں ایک تکلیف دہ خبر کی اطلاع دی ہے کہ الحاج محترم سادھر ماجہ ۵ مئی کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم جماعت کے معروف تعلیمی ادارہ پولی ٹیکنیک سکول کے مینجر تھے اور ریٹائرڈ احباب کی انجمن "مجلس تکلیم" کے صدر بھی تھے اور ان کو انگریزی زبان پر خاصہ عبور حاصل تھا۔

محترم موسیٰ صاحب نے جو ایک عرصہ تک انڈونیشیا انجمن کے شعبہ اشاعت کتب کے انچارج رہ چکے ہیں۔ اس مرتبہ انہوں نے جوگجاکارتہ سے ۷۰ میل دور ایک گاؤں گامولان میں عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔ یہاں جماعت کے ایک نہایت مخیر دوست ڈاکٹر سوتو سانتو سو نے غریب لوگوں کے لئے ایک جامع' لائبریری اور طبی مرکز قائم کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف جاوی' ڈچ اور انگریزی زبانوں کی تاریخ کا گہرا علم رکھتے ہیں۔ موصوف سال میں دو مرتبہ اسی سلسلہ میں مزید تحقیق اور مطالعہ کے لئے بیرونی ممالک کا دورہ کرتے ہیں۔